



## Shari'ah standards regarding halal and haram

**Gul Ahmed**

MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, University of Baluchistan Quetta

### Keywords

Shari'ah, halal and haram, standards, human nature, system of life.



Gul Ahmed (2022) Shari'ah standards regarding halal and haram, JQSS Journal of Quranic and Social Studies, 2(1), 67-78

**Abstract:** The religion of Islam is a complete system of life, For Muslims, halal food has a fundamental religious significance, Muslims in any corner of the world use halal food, From the word food, the focus is on food and drink But this is a limited concept, Nowadays, the term halal food is used in a broad context Halal food refers not only to chicken and beef but also to halal food services and beverages cosmetics, perfumes, even rice, water, poultry food, leather and textile products. In the preparation of which the Islamic point of view is given special importance and care is taken that no haraam element is included in it. Islam also gives us complete guidance regarding halal food because in the light of Shari'ah, the food that is obtained will be considered halal. The religion of Islam encourages its followers to eat halal food, because halal food has a profound effect on human nature. Where we are encouraged to eat halal food, we are also encouraged to avoid haraam food, Analyzing these injunctions of Islam regarding individual and collective life, they can be summarized in two words, halal and haraam.

Corresponding Author: Email: [ahmedgul190@gmail.com](mailto:ahmedgul190@gmail.com)



Content from this work is copyrighted by JQSS which permits restricted commercial use, research uses only, provided the original author and source are credited

جن چیزوں کو شریعت مطہرہ نے حرام قرار دیا ہے اس کے اسباب اور وجوہات کیا ہیں؟ اس کو شریعت نے حرام جو قرار اس کی وجوہات ہیں:

کسی چیز کے حرام ہونے کے اسباب کیا ہیں؟

۱. کسی چیز کا قرآن و حدیث کی روشنی میں حرام ہونا جیسے مردار، خنزیر، بہتا ہوا لہو اور وہ چیزیں جس کو شریعت نے حرام قرار دیا ہے۔
۲. سکر: کسی چیز کا نشہ آور ہونا کیونکہ انسان ان کو پینے کے بعد اس کی عقل سلامت نہیں رہتی جیسے شراب وغیرہ۔
۳. مضر ہونا: کسی چیز کا نقصان دہ ہونا انسان کو پتہ ہے اس چیز کو استعمال کرنے سے مرض بڑھے گا یا جان چلی جائے گی وغیرہ۔
۴. نجس ہونا: وہ چیزیں جو ناپاک ہوتی ہیں گندگی کی وجہ سے نہیں کھائی جاتیں۔
۵. کرامت: مراد عزت انسانی، انسان کا محترم ہونا، اس لیے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے عزت، کرامت کی وجہ سے اس کے اعضاء اور اجزاء کا استعمال حرام ہے۔

۶. افتراس: جانور کا شکاری ہونا یا درندہ ہونا جانوروں کو حرام قرار دینے کی بنیاد وجہ یہی ہے۔ کسی بھی جانور کی حلت و حرمت کے حوالے سے فقہائے کرام اس کو اس نظر سے دیکھتے ہیں کہ آیا وہ جانور شکاری جانوروں میں سے ہے یا نہیں اس لیے ڈاکٹر عبداللہ بن محمد الطریفی اپنی کتاب ”احکام الاطعمۃ فی الشریعہ الاسلامیہ“ میں لکھتے ہیں:

”السبب الخامس الافتراس: وذلك اذا كان الحيوان مفترسا كالاسد والذئب والنمر والفهد فہر محرم“<sup>(۱)</sup>

### پہلا معیار: منصوص محرمات

منصوص محرمات سے مراد وہ محرمات ہیں جن کو قرآن و سنت نے حرام قرار دیا ہو کیونکہ کسی بھی چیز کو حرام قرار دینے کا سبب اہم و بنیادی ماخذ قرآن و حدیث ہے۔

حضرت ابو برداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں اپنی کتاب میں حلال کر دی ہیں وہ حلال ہیں جو چیز حرام کر دی ہے وہ حرام ہے اور جس چیز کے بارے میں خاموشی اختیار فرمائی وہ عافیت (معاف) ہے اور اللہ کی طرف سے عافیت کو قبول کرو۔<sup>(۲)</sup>

### منصوص محرمات کی قسمیں

فقہاء نے کسی چیز کے حرام ہونے کی دو قسمیں بیان کی ہیں۔ ایک قطعی دوسری ظنی۔ (۱) قطعی نص سے ثابت حرمت محرمات کو حرام اور ظنی نصوص سے ثابت محرمات کو مکروہ تحریمی کہتے ہیں۔ (۲) عموم و خصوص: ایک وہ چیزیں ہیں جن کو قرآن مجید میں نام لے کر ذکر کیا گیا جیسے شراب، خنزیر، مردار، جان بوجھ کر جن جانوروں پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو، بلندی سے گرنے والے جانور وغیرہ۔ دوسری وہ اشیاء ہیں جن کا ذکر صراحتاً تو نہیں آیا لیکن وہ کسی نہ کسی فقہی قاعدے کے تحت آکر حرام ہو جاتی ہیں۔

### دوسرا معیار: نقصان دو چیزیں

اس کو عربی میں ”مضر“ کہا جاتا ہے۔ اسباب حرمت میں یہ بھی بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ جیسے اپنے آپ کو نقصان پہنچانا قرآن مجید میں ارشاد باری

تعالیٰ ہے:

وَ أَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ  
(۳)

”اور خرچ کرو اللہ کی راہ میں اور نہ ڈالو اپنی جان کو ہلاکت میں اور نیکی کرو بیشک اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو“

اسی طرح خود کشی اور قتل نفس کو بھی فقہاء سبب حرمت بتاتے ہیں۔

### حلت و حرمت کی وجہ

کسی بھی چیز کو شریعت اسلامیہ میں حلال یا حرام قرار دیا جاتا ہے تو اس کی وجہ ہوتی ہے اس کو مقصد خمسہ کہتے ہیں۔ مثلاً جان، مال، عقل، انسان کا دین اور نسل کا تحفظ وغیرہ۔

کفر و شرک کو اس لیے حرام قرار دیا کہ اس میں دین کا نقصان ہے، شراب کو اس لیے حرام قرار دیا کہ اس میں عقل کا نقصان ہے، خودکشی اور قتل انسانی کو اس لیے حرام قرار دیا گیا کہ اس میں انسان جان کا نقصان ہے۔ زنا و بدکاری کو اس لیے حرام قرار دیا گیا کہ اس میں نسل انسانی کا نقصان ہے۔ چوری اور ڈکیتی کو اس لیے حرام قرار دیا گیا کہ اس میں انسانی مال کا نقصان ہے۔

دین اسلام میں انسان کو کسی نہ کسی وجہ سے حرام چیزوں سے بچانا ہے جو نقصان دینے والی ہیں۔

### نقصان دہ اشیاء کی علت و اقسام

مضر اشیاء کی تین قسمیں ہیں:

۱. زہریلی اشیاء

۲. منشیات

۳. مخدرات

### ۱- زہریلی اشیاء

اس کو سمیات بھی کہتے ہیں۔ اس میں وہ سب چیزیں داخل ہیں جو انسان کے لیے جان لیوا ہیں جیسے زیر، سلو پوائزن اور وہ بھی چیزیں داخل ہیں جو انسانی جسم کو فوراً تو نہیں لیکن رفتہ رفتہ نقصان پہنچاتے ہوں۔

حدیث پاک میں ہے:

”جس نے اپنے آپ کو زیر دے کر مار ڈالا تو اس کا وہ زیر اس کے ہاتھوں میں ہو گا اس حال میں کہ وہ جہنم کی

آگ میں ہمیشہ کے لیے اس کو گھونٹ گھونٹ پیتا رہے گا۔“ (۴)

اس بنا پر زہر اور اس جیسی مضر اشیاء فقہاء امت کے نزدیک حرام ہیں۔

### منشیات

اس کو عربی میں مفترات کہا جاتا ہے اس کے معنی ہیں ڈھیلا کرنا، کمزور کرنا یا ٹھنڈا کر دینا۔ شریعت اسلامی میں مفترات سے مراد وہ چیزیں ہیں جو انسان کی عقل و حواس پر اثر انداز ہو کر فتور پیدا کر دیں جیسے شراب، فیون وغیرہ جس کو اردو زبان میں منشیات سے تعبیر کرتے ہیں اور انگریز میں Drugs سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

ادارۃ البحوث العلمیہ والا فتاویٰ سعودی عرب میں سمینار منعقد ہوا اس کے چھٹے سمینار میں منشیات، مفترات کی تعریف یوں کی گئی:

”المفتر ماخوذ من التفتیر والافتار و هو ما یورث ضعفا بعد اقوة و سکوناً بعد

حرکة“ (۵)

”المفتر افتار یا تفتیر سے ماخوذ ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ قوت کے بعد کمزور ہو جانا، حرکت کے بعد

ساکن ہو جانا وغیرہ“

اور اس کی تعریف یوں بھی کی گئی ہے:

”المسکر هو ما غطی العقل والمفتر (المخدر) كما یقول الخطابی هو کل شراب

یورث الفتور والحذر“ (۶)

”نشہ آور چیزوں یعنی سکر سے مراد وہ ہے جو عقل کو ڈھانپ دے یا عقل کو لے جائے اور خطابی نے کہا ہر

وہ شراب جو عقل و حواس کو لے جائے۔“

## حلال و حرام کے متعلق شرعی معیارات

مفترات کے حکم کے حوالے سے ام المومنین سیدہ ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر نشی چیز اور حواس میں خلل پیدا کرنے والی چیز سے منع فرمایا ہے۔<sup>(۷)</sup>

### مخدرات

اس سے مراد ایسی اشیاء ہیں جس سے انسان ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے عربی زبان میں خدر کے دو معنی آتے ہیں ایک پردہ دوسرا اندھیرا، کیونکہ نہ انسان کی فعل پر پردہ ڈال دیتا ہے یا عقل پر اندھیرا اچھا جاتا ہے۔ ظاہر ہے ایسی اشیاء کے استعمال سے انسان اپنی عقل کھو بیٹھے گا اور بے ہوش ہو جائے گا یا عقل کام کرنا بند کر دے گی تو ظاہر ہے بلا وجہ ایسی اشیاء کا استعمال ناجائز و حرام ہے۔ ایسی چیزیں انسان کو اللہ کے ذکر سے اور نماز سے روک دیتی ہیں۔ ادھر ایک قید لگائی بلا وجہ ظاہر ہے انسان کا آپریشن ہو تو بیہوش کرنا لازمی ہے اس کو تکلیف سے بچانے کے لیے تو اس صورت میں وہ گنہگار نہیں ہو گا کیونکہ جان بچانا ضروری ہے۔

ردالمحتار میں ہے کہ:

”و تحريم اكل البنج والحشيشة هي ورق العنب و (الافيون) لانه مفسد العقل و

يصدق عن ذكر الله وعن الصلوة“

ردالمحتار میں اس کا جزیہ موجود ہے اور وہ یہ ہے کہ استعمال القلیل، منہ جائز، بخلاف القدر المضر۔<sup>(۹)</sup>

### تیسرا معیار: نشہ آور ہونا

عربی میں اس کو سکر، اسکار کہتے ہیں جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

”عن جابر بن عبد الله رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ، ما اسکر کثیرة فقلیلہ

حرام،“<sup>(۱۰)</sup>

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ہر وہ چیز جس کی کثرت

نشہ لائے اس کی قلیل بھی حرام ہے۔“

اس اصول کی رہ سے ہر نشہ آور اشیاء کی بلا وجہ استعمال حرام ہے۔

### سکر کی تعریف:

ایسی غفلت جو سرور کی وجہ سے عقل پر آتی ہے کسی نشہ آور شے کھانے یا پینے والی اشیاء استعمال کرنے کی وجہ سے۔<sup>(۱۱)</sup>

حکم: سوال یہ ہے کہ نشہ آور چیزیں کہاں تک حرام ہیں اور کہاں تک حرام نہیں ہیں؟ امام ابو حنیفہؒ سے منقول ہے کہ نشہ آور چیزوں کا مصداق وہ چیزیں ہیں جن کے استعمال سے استعمال کرنے والی عقل سلامت نہ رہے یعنی وہ زمین و آسمان میں فرق نہ کر سکے اور دوسرا قول صاحبین کا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس سے مراد ایسی اشیاء ہیں جس سے ہوش و حواس سلامت نہ رہے اور انسان ہلکی ہلکی باتیں کرنے لگے کیونکہ سزا کا دار و مدار ہر نشے پر نہیں ہے اس سے کونسا مراد اس جزئیہ کی بنیاد پر امام ابو حنیفہؒ کا قول معتبر ہے۔

امام شامی نے درالمختار میں لکھا ہے:

”نشہ سے مراد یہ ہے کہ انسان مرد و عورت، زمین و آسمان میں فرق نہ کر سکے اور صاحبین کے نزدیک اس

کا کلام غلط ملط ہو جائے۔“<sup>(۱۲)</sup>

بجز الراق میں ہے:

”اس کی عقل زائل ہو جائے نشہ کی تعریف میں امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک وہ نشہ جسے سے عقل زائل ہو

جائے اور آدمی مرد و عورت زمین و آسمان میں فرق نہ کر سکے۔“<sup>(۱۳)</sup>

حدیث میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”لا يشرب الخمر حين يشربها وهو مومن“ (۱۳)

”شراب پیتے وقت شرابی کا ایمان ٹھیک نہیں رہتا“

ایک اور حدیث میں ہے کہ:

”جو شخص شراب کے لیے شیرہ نکالے اور جو نکلوانے اور جو پیئے اور جو اٹھا کر لائے اور جس کے پاس لائی جائے اور جو پلائے اور جو پیئے اور جو اس کا دام کھائے اور جو خریدے اور جس کے لیے خریدی جائے ان سب پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔“ (۱۵)

اسی طرح ایک دوسری حدیث پاک میں ہے:

”من زنى و شراب الخمر نزع الله منه الايمان كما يخلع الانسان القميص من راسه“ (۱۶)

”جو زنا کرے یا شراب پیئے اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کھینچ لیتا ہے جیسے آدمی اپنے سر سے کرتا کھینچ لے“

حدیث پاک میں ہے:

”ثلاثة لا يدخلون الجنة الا ديوث والرجلة من النساء ومدمن الخمر“ (۱۷)

”تین شخص جنت میں نہیں جائیں گے دیوث، اور مردانی و وضع بنانے والی عورت

اور شرابی“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر وہ چیز جو عقل کو ڈھانپ لے وہ خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس شخص نے کسی نشہ آور چیز کو پیا اس کی ۴۰ دن کی نمازیں ناقص ہو جائیں گی اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا اور اس نے چوتھی بار شراب پی تو اللہ تعالیٰ پر ہنق ہے کہ اس کو طیبیہ الخبال سے پلائے پوچھا گیا طیبیہ الخبال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا دوزخیوں کی پیت۔ (۱۸)

امام عبد الرزاق بیان کرتے ہیں کہ حسن نے بیان کیا نبی کریم ﷺ نے خمر پینے کی بنا پر اسی (80) کوڑے مارے۔ (۱۹)

خمر کی تعریف آئمہ کے نزدیک

امام شافعی، امام مالک، امام احمد رحمہم اللہ کے نزدیک ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور اس کے پینے پر حد واجب ہے خواہ قلیل مقدار میں پیئے یا کثیر مقدار میں۔ (۲۰)

سرخسی امام ابو حنیفہؒ کے مذہب کے متعلق لکھتے ہیں کہ قرآن مجید نے خمر کو حرام قرار دیا اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک خمر اس لیے کچے شیرے کا نام جو پرے پڑے جو ش کھانے لگے اور جھاگ چھوڑ دے اس کی دلیل قرآن مجید ہے ﴿وَإِنِّي أَخْصِرُ خَمْرًا﴾ (یوسف: ۴۶) میں نے خواب دیکھا کہ شراب نچوڑتا ہوں) میں نے خواب میں دیکھا میں خمر نچوڑ رہا ہوں۔ یعنی انگوروں کو نچوڑ رہا ہوں، جو خمر ہو جائیں گے۔ (۲۱)

علامہ ابن عابدین شامی لکھتے ہیں کہ:

امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک صرف خمر حرام قطعی ہے اس کا پینا، پلانا، بیچنا، خریدنا، رکھنا سب حرام قطعی ہے خمر کے علاوہ تین مشروب اور حرام ہیں ایک بازق ہے یعنی انگور کا پکا ہوا شیرہ جو پکنے کے بعد ایک تہائی رہ جاتا ہے یا جو پڑے پڑے جو ش کھانے لگے اور جھاگ چھوڑ دے۔ دوسرا سکر ہے یعنی تازہ کھجوروں کا کچا شیرہ جب جھاگ چھوڑ دے۔ تیسرا انقیع الزبیب یعنی کشمش کا کچا شیرہ جو پڑے پڑے جھاگ چھوڑ دے۔ (۲۲)

فقہ حنفی کی مایہ ناز کتاب الہدایۃ میں علامہ مرغینانی حنفی لکھتے ہیں:

”خمر ایک قطرہ بھی پی لیا جائے تو حد لازم ہوگی اور باقی تین شرابوں کے پینے سے حد تب لازم ہوگی جب

نشہ ہو جائے“ (۲۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ خمر مطلقاً حرام ہے خواہ قلیل ہو یا کثیر اور ہر مشروب میں سے نشہ آور مقدار کو حرام کیا گیا۔ (۲۴)

امام بیہقیؒ نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ (۲۵)

## حلال و حرام کے متعلق شرعی معیارات

حافظ البیہمی نے لکھا بعض سندوں کے ساتھ یہ حدیث صحیح ہے۔<sup>(۲۶)</sup>

### شراب کے حرام ہونے کی تاریخ

حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ:

”میں نے سورۃ مائدہ کی تفسیر میں لکھا تھا کہ شراب فتح مکہ کے سال 8 ہجری میں فتح مکہ سے پہلے حرام کی گئی تھی پھر میں نے دیکھا علامہ ومیاطی نے اپنی سیرت میں جزم کے ساتھ لکھا ہے کہ شراب کو حدیبیہ کے سال حرام کیا گیا اور حدیبیہ کا واقعہ 6 ہجری میں ہوا تھا اور ابن اسحاق نے لکھا ہے یہ حکم بن نضیر کے واقعہ میں نازل ہوا تھا اور یہ جنگ احد کے بعد کا واقعہ ہے اور واقعہ میں راجح قول کے مطابق یہ 4 ہجری کا واقعہ ہے لیکن اس پر اعتراض ہے کہ صحیح بخاری میں یہ حدیث ہے کہ جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو میں (انس) لوگوں کو شراب پلا رہا تھا۔ اور میں اس وقت قوم میں سب سے چھوٹا تھا۔ تو اگر 4 ہجری میں شراب کی حرمت نازل ہوئی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ اس وقت چودہ سال کے ہوں گے پھر وہ ان میں سب سے چھوٹے کیسے ہوئے؟“<sup>(۲۷)</sup>

چوتھا معیار: کسی چیز کا قابل نفرت ہونا

قرآن مجید کا ایک اصول یہ بھی ہے کہ تمام خبیث چیزیں حرام ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَيُحَلِّ لَّهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبِيثَاتِ<sup>(۲۸)</sup>

قابل نفرت چیزوں کی ضد طیب آئی ہے کیونکہ لفظ طیب خبیث کی ضد ہے اور خبیث اہل عرب کے ہاں قابل نفرت اور ناپسندیدہ چیزوں کے لیے مستعمل ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ<sup>(۲۹)</sup>

”حلال کرتا ہے انکے لئے سب پاک چیزیں اور حرام کرتا ہے ان پر ناپاک چیزیں“

علامہ ابن عاشور فرماتے ہیں کہ:

”والطيبات صفة المحذوف معلوم من السياق، اى الاطعمة الطيبات، وهى الموصوفة بالطيب، اى التى طابت، واصل معنى الطيب معنى الطهارة والزكاء“<sup>(۳۰)</sup>

طیبات سے مراد پاک

طیب کا اطلاق مباح شرعی پر ہوتا ہے کیونکہ اباحت شرعی کسی چیز کے پاک ہونے اور نقصان سے سلامتی کی دلیل ہوتا ہے۔ سورۃ المائدہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمْ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ

تَعَلِّمُوهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ<sup>(۳۱)</sup>

”تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا چیز ان کے لئے حلال ہے کہہ دے تم کو حلال ہیں ستھری چیزیں اور جو سدھاؤ شکاری جانور شکار پر دوڑانے کو کہ ان کو سکھاتے ہو اس میں سے جو اللہ نے تم کو سکھایا ہے سو کھاؤ اس میں سے جو پکڑ رکھیں تمہارے واسطے“

اس آیت کی تفسیر میں امام رازی اپنی تفسیر ”تفسیر کبیر“ میں فرماتے ہیں کہ:

”ان کثیر آیات میں لزیذ اور طیبات کی اباحت پر دلالت ہے یہ کھانوں میں حلال و حرام کھانوں کی معرفت کی طرف رجوع میں قانون اور اصل کبیر ہے۔“<sup>(۳۲)</sup>

امام نووی اپنی کتاب ”مجموع شرح المہذب“ میں فرماتے ہیں:

”قل احل لكم الطيبات، قالوا اصحابنا وغيرهم وليس المراد بالطيب هنا الحلال“<sup>(۳۳)</sup>

یعنی ہمارے اصحاب اور دیگر کے نزدیک یہاں طیب سے مراد حلال نہیں ہے۔ کسی چیز کے قابل نفرت ہونے کا حکم اس وقت لگے گا جب وہ وصف بالفعل موجود مثلاً لقمہ منہ میں چھبا کر بچے کے منہ میں ڈال دینا برکت کے لیے یا بچے کی آسانی کے لیے ایسا کرنا سمجھ میں آتا ہے لیکن اس کے برعکس دیکھا جائے تو لعاب کوئی پسند نہیں کرتا۔

کسی چیز کے طیب اور خبیث ہونے میں معتدل اور سلیم الطبع لوگوں کے مزاج اور طبیعت کا اعتبار ہو گا چاہے وہ اہل عرب سے ہوں یا غیر عرب سے۔ اگر مثلاً ہم مختلف علاقوں کے لوگوں کی طبیعتوں کا اعتبار کریں تو اس حلال و حرام میں اضطراب پیدا ہو گا کیونکہ یہاں اختلاف طبیعت، ذوق اور مزاج میں ہے جو ہر علاقے کے لوگوں کی جداگانہ ہے اور ایک علاقے کے لوگوں کی طبیعت دوسرے علاقے کے لوگوں پر ڈالنا آسان نہیں ہوتا۔ یہاں کسی چیز کے حلت یا حرمت کے اعتبار سے بات کی جائے تو طیب اور خبیث کے معیار حلت و حرمت کی پہلی شرط یہ ہے کہ جس معیار میں حلت و حرمت کا قول کیا جائے اس کے مقابلے میں کوئی منصوص نص نہ آتی ہو اور اگر آتی ہے تو پھر نص کا ہی اعتبار ہو گا اور نص کے خلاف کسی انسانی طبیعت و مزاج کا اعتبار نہ ہو گا مثلاً دودھ میں مکھی کا گر جانا یا اگر اہل القرم صاف کر کے کھا لینا ان چیزوں کی حلت نصوص سے ثابت ہے یہ چیزیں نص کی وجہ سے حلال ہی تصور ہوں گی کسی نے ذوق اور طبیعت کو دیکھتے ہوئے اس کے حکم پر کوئی اثر نہیں پڑے گا جس چیز میں خبیث کا وصف پایا جائے وہ جمہور کے نزدیک مکروہ و حرام ہے۔ لفظ طیب جو یہاں ایک فقہی اصطلاح ہے یہ لفظ نظیف کے مترادف بالکل نہیں ہے طیب ہونا حلال کے لازمی شرائط میں سے ہے البتہ شرعی طور پر یہ مستحب ہے۔ انسان جو چیز استعمال کرے وہ حلال اور ظاہر ہونے کے ساتھ ساتھ سٹھری بھی ہو کیونکہ نظیف ہونا کسی چیز کے حلال ہونے کے لیے کوئی شرعی شرط نہیں ہے اس لیے کسی حلال چیز کو نظیف نہ ہونے کی وجہ سے حرام قرار نہیں دیا جاسکتا۔

### پانچواں معیار: ناپاکی (نجس) نجاست

کسی چیز کا نجس ہونا اشیاء کی حرمت کا ایک سبب ہے یہی وجہ ہے کہ شریعت اسلامیہ نے اس کے داخلی استعمال سے منع فرمایا یعنی نجاست کو غذا بنانے سے منع فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک میں جہاں لفظ ”رجس“ آیا وہاں (فاجتنبوا)، (فلا یقر بوا) بھی آیا ہے۔ یعنی اس سے دوری اختیار کرنے کا حکم شریعت نے دیا۔

### نجاست کی تعریف

نجاست کے لغوی معنی ہیں ناپاکی، گندگی۔ اصطلاح فقہاء کے نزدیک ایسی ناپاکی یا گندی چیز جس کا گند ایسا ناپاک ہونا شریعت سے ثابت ہو۔<sup>(۳۴)</sup>

### امثلہ نجاست:

نجاستوں کی مثالوں کی بات کی جائے تو اس میں خنزیر، شراب، ہر بہنے والا لہو، مردار، بول و براز، لید وغیرہ شامل ہیں۔

### نجس اور خبیث میں فرق:

کسی چیز کا نجس ہونا شرعی دلیل سے ثابت ہوتا ہے جبکہ خبیث جمہور فقہاء کے نزدیک حرمت اشیاء کی علت اس کا دار و مدار طبی کراہت پر ہے۔

### ناپاک چیزوں کو پاک کرنے کا طریقہ

(۱) کپڑا وغیرہ پھیر لینا (مسح): یہ ان چیزوں میں خاص ہے جنہیں دھویا نہیں جاتا بلکہ کسی کپڑے یا کاغذ وغیرہ سے صاف کر لیا جاتا اور دوسرا یہ کہ وہ چیزیں شفاف ہوں جیسے آئینہ، تلوار وغیرہ۔

(۲) تبدیل ماہیت: اس کو استجالہ بھی کہتے ہیں کہ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف پھیر دینا / تبدیل کر دینا جیسے شراب کو کسی نئے مٹکے میں سرکہ بنا دینا یہ بھی تبدیل ماہیت ہے سرکہ جاتز ہے۔

(۳) دباغت: خنزیر اور آدمی کی کھالوں کے علاوہ دیگر کھالوں کو نمک یا دھوپ میں رکھ کر ان سے رطوبت الگ کر دیا جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہیں۔

(۴) دھونا: ناپاک کپڑا صحیح طریقے سے دھونے سے پاک ہو جاتا ہے۔

اس کی اور بھی مثالیں ہیں مثلاً کھودنا، جلانا، کھرچنا، سوکھ جانا، حیوان کا ذبح کرنا وغیرہ۔

### احترام انسانیت

احترام انسان سے مراد یہ ہے کہ انسانی جسم کے کسی عضو کی بھی بیع جائز نہیں ہے اگرچہ وہ کھانے کے لیے یا لباس پہننے کی صورت میں ہو۔



## حلال و حرام کے متعلق شرعی معیارات

تبیین الحقائق شرح کنز الاذکار میں ہے کہ:

”قلنا: حرمة الانتفاع به لکرامته لا نجاسۃ“ (۳۵)

”فرمایا: ہم یہ کہتے ہیں کہ اس کی کرامت (احترام کی وجہ سے اس سے نفع اٹھانا حرام ہے نہ کہ نجس ہونے کی وجہ سے“

درندے جانوروں یا پرندے

اس کو عربی انفراس اور سبعیت کہتے ہیں یعنی وہ جانور جو دوسرے جانوروں کو چیر پھاڑ کر کھاتے ہیں وہ جانور جو اپنے دانتوں سے شکار کرتے ہیں۔ جڑوں والے جانور جیسے چیتا، شیر، کتا وغیرہ اسی طرح وہ پرندے جو اپنے پنجوں سے شکار کرتے ہیں جیسے چیل، باز وغیرہ یہ سب جمہور علماء کے نزدیک چاہے وہ شواہف ہوں، احتاف ہوں، حنابلہ ہوں سب کے نزدیک حرام ہے۔

حدیث پاک میں ہے کہ:

”نہی رسول اللہ ﷺ عن کل ذی ناب من السباع“ (۳۶)

”ایسے جانور جو جڑے کے دانتوں سے کھاتے ہیں درندہ جانور سے حضور ﷺ نے منع فرمایا“

مسند امام احمد میں ہے کہ:

”ان رسول اللہ ﷺ نہی عن کل ذی ناب من السباع و عن کل ذی مخلب میں

الطیر“ (۳۷)

”رسول اللہ ﷺ نے جڑے کے دانتوں والے درندہ جانور اور ہر بیچنے والے پرندے کھانے سے منع

فرمایا“

”ان رسول اللہ ﷺ عن کل ذی ناب من السباع فاکلہ حرام“ (۳۸)

”جڑے کے دانتوں والے ہر درندے جانور کا کھانا حرام ہے“

المحیط البرہانی میں ہے کہ:

”اس بات کا جاننا ضروری ہے کہ حیوانات کی قسمیں ہیں ان میں سے کچھ ایسی ہیں جن میں خون نہیں ہے جیسے مکھی، بھڑ، مچھلی اور ٹڈی اور اس کے علاوہ ان میں سے سوائے مچھلی اور ٹڈی کے کوئی حلال نہیں ہے۔ باوجود اس کے کہ ٹڈی کسی علت کی بنا پر مری ہو یا علت کے بغیر حیلہ مچھلی اگر بغیر علت کے مری ہے تو جائز ہے اور اگر علت کے ساتھ مری ہے تو بھی جائز ہے۔“ (۳۹)

### حوالہ جات (References)

۱. الطریفی، عبداللہ بن محمد، احکام الاطعمۃ فی الشریعہ الاسلامیہ، ۱۶۶،  
Al-Tarifi, Abdullah bin Muhammad, Ahkam al-Ata'ma fi Shari'ah al-Islamiyah, 166
۲. نیساپوری، المستدرک علی الصحیحین، (شعبہ بردار، لاہور، س۔ن، ۳: ۳۱۷)  
Nisapuri, Al-Mustadrik Ali Al-Sahihin, Shabbir Bardar, Lahore 3: 317
۳. البقرہ: ۱۹۵  
Al-Baqara: 195
۴. بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، حدیث ۵۷۷۸  
Bukhari, Muhammad ibn Ismail, Al-Jami 'al-Sahih, Hadith 5778



۵. مجموعة من العلماء والباحثين، مجلة مجمع الفقه الاسلامي، الجزء الثامن، (مجمع الفقه الاسلامي، طرابلس، ليبيا، ۱۳۶۶)
- Majmua min al ulama Waal Bahiseen, mujalla majma ul alfiqa  
alislami, turablas, lybia, 1366*
۶. ايضاً- Ibid
۷. بريلوي، احمد رضا خاں، العطايا النبوية في الفتاوى رضوية، (مطبوعه رضافاؤنڈيشن، لاہور)، ۶۵۱: ۴
- Barelvi, Ahmad Raza Khan, Al-Atta Bilnabawiyah Fi Al-Fatawa  
Rizviyah, published by Raza Foundation, Lahore, 4:651*
۸. شامی، محمد امين ابن عابدين، رد المختار، مطبوعه (دار احیاء التراث العربی، بیروت)، ۴۵۷: ۶
- Shami, Muhammad Amin Ibn Abedin, Rid Al-Mukhtar, published by  
.Darahiya Al-Tarath Al-Arabi, Beirut, 6: 457*
۹. ايضاً- Ibid
۱۰. ابوداؤد، السنن، كتاب الاثرية، (مطبوعه مجتہبی، لاہور)، ۵۱۸: ۲
- Abu Dawud, Al-Sunan, Kitab al-Ashraba, Mubta'ah Mujtaba'i, Lahore,  
2:518*
۱۱. مدنی، محمد انس، خزائن التعريفات، (الضیعی پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)، ۱۹۲
- Madani, Mohammad Anas, Treasures of Definitions, Al-Duha  
Publications, Lahore, 2013:192.*
۱۲. شامی، محمد امين ابن عابدين، رد المختار، ۳۱: ۴
- Shami, Muhammad Amin Ibn Abidin, Dar al-Mukhtar, 4: 31*
۱۳. ابن نجيم، زين الدين، البحر الرائق، (دار الكتب العلمية، بيروت)، ۳۰: ۵
- Ibn Najim, Zainuddin, Al-Bahr Al-Raiq, Dar Al-Kitab Al-Alamiya  
Beirut, 5:30*
۱۴. بخاری، محمد بن اسماعيل، الجامع الصحیح، كتاب الاثرية، ۸۳۶: ۲
- Bukhari, Muhammad ibn Ismail, Al-Jami 'al-Sahih, Kitab al-Ashrabah,  
2:836.*
۱۵. ابن ماجه، السنن، ابواب الاثرية، باب لعنة الخمر، (مطبوعه ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی)، ۲۵۰
- Ibn Majah, Al-Sunan, Abwab Al-Ashrabat, Bab Laanat Al-Khumr,  
published by HM Saeed Company, Karachi, 250.*
۱۶. حاکم، مستدرک علی الصحیحین، ۲۲: ۱
- .Hakim, Mustadrak Ali Al-Sahihin, 1: 22*
۱۷. بیہقی، علی بن ابوبکر، مجمع الزوائد، دار الكتاب العربي، ۳۲۷: ۴

## حلال و حرام کے متعلق شرعی معیارات

Haithami, Ali ibn Abu Bakr, Majma 'al-Zawaid, Dar al-Kitab al-Arabi, 4: 327

۱۸. ابو داؤد، السنن، ۲: ۱۶۲
- Abu Dawud, Al-Sunan, 2:162
۱۹. الصنعانی، عبدالرزاق، المصنف، (مطبوعہ کتب اسلامی، بیروت، ۱۳۹۰ھ)، ۷: ۳۷۹
- Al-Sana'ani, Abdul Razzaq, Author, Islamic Books, Beirut, 1390 AH, 7:379
۲۰. قرطبی، محمد بن احمد، الجامع الاحکام القرآن، (مطبوعہ النشادات ناصر خسرو، ایران)، ۳: ۵۲
- Qurtubi, Muhammad ibn Ahmad, Al-Jami 'al-Ahkam al-Quran, published by Nasir Khosrow, Iran, vol. 3, p. 52.
۲۱. السرخسی، محمد بن احمد، کتاب المبسوط، (مطبوعہ دار المعرفہ، بیروت)، ۲: ۲۴
- Al-Surakhsi, Muhammad ibn Ahmad, Kitab al-Mabsoot, published by Dar al-Ma'rifah, Beirut, 2:24
۲۲. شامی، محمد امین ابن عابدین، ۵: ۲۸۸
- Shami, Muhammad Amin Ibn Abidin, 5:288
۲۳. المرغینانی، علی بن ابوبکر، ہدایہ اخیرین، (مطبوعہ شکرۃ علمیہ، ملتان)، ۳۹۵
- Al-Marghinani, Ali ibn Abu Bakr, Hidayah Akhirin, published by . Shukrat al-Ulamiya, Multan, 495
۲۴. اصہبانی، احمد بن عبداللہ، مسند امام اعظم (مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز، کراچی)، ۳۵۴
- Isbahani, Ahmad bin Abdullah, Musnad Imam Azam, published by .Muhammad Saeed & Sons, Karachi, 354
۲۵. احمد بن شعیب، نسائی، السنن، (مطبوعہ نور محمد کارخانہ، کراچی)، ۲: ۲۸۹
- Ahmed bin Shoiab Nisai, Al-Sunan, published by Noor Mohammad Karkhana, Karachi, 2:289
۲۶. بیہقی، علی بن سلیمان، مجمع الزوائد، ۵: ۵۳
- Haithami, Ali ibn Sulayman, Majma 'al-Zawaid, 5:53.
۲۷. عسقلانی، احمد بن علی ابن حجر، فتح الباری شرح صحیح البخاری، (مطبوعہ لاہور، ۱۴۰۱ھ)، ۱۰: ۳۱
- Asqalani, Ahmad bin Ali Ibn Hajar, Fateh al-Bari Sharh Sahih al-Bukhari, Lahore Press, 1401 AH, 10:31
۲۸. الاعراف: ۱۵۷-
- Al-Araf :157
۲۹. البقرہ: ۱۷۲
- Al-Bqara :172
۳۰. محمد طاہر بن عاشور، التحریر والتنوير، الدرر التونسية، ۶: ۱۱۱

Muhammad Tahir ibn Ashur, *Tahrir wal-Tanveer, Al-Dar al-Tunisia*, 6:111

۳۱. المائدہ: ۴

Al-Maida:4

۳۲. قادری، محمد خان، فضل قدیر ترجمہ تفسیر کبیر، (مرکز تحقیقات اسلامیہ، لاہور، ۲۰۱۲ء)، ۱۱: ۳۱۶

Qadri, Muhammad Khan, Fazal Qadir Translation of Tafsir Kabir, Islamic Research Center, Lahore, 2012, 11:316

۳۳. نووی، محی الدین، کتاب المجموع شرح المہذب للشیرازی، ۹: ۶۶

Nawawi, Mohi-ud-Din, *Kitab al-Jumu ' , Sharh al-Muhdhab il-Shirazi*, 9:46

۳۴. ابن نجیم، زین الدین، البحر الرائق، ۱: ۶۳

Ibn Najim, Zainuddin, *Al-Bahr al-Ra'iq*, 1:64

۳۵. زلیعی، عثمان بن علی، تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، (دار الکتب العلمیہ)، ۳: ۷۸

Zilal, Uthman bin Ali, *Tabein Al-Haqaiq Sharh Kunz Al-Daqaiq, Dar Al-Kitab Al-Alamiya*, 3: 78

۳۶. احمد بن حنبل، المسند، (دار الفکر، بیروت)، حدیث ۱۷۱۷۴

Ahmad ibn Hanbal, *Al-Musnad, Dar al-Fikr, Beirut, Hadith 17174*

Ibid:28:410

۳۷. ایضاً، ۲۸: ۴۱۰۔

Ibid

۳۸. ایضاً۔

۳۹. برهان الدین، محمد بن احمد، المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی، (مطبوعہ دار کتب العلمیہ، بیروت)، ۸: ۱۰۰

Burhanuddin, Muhammad bin Ahmad, *Al-Muheet Al-Burhani Fi Al-Fiqh Al-Nu'mani*, published by Dar Al-Kitab Al-Alamiya, Beirut, 10:478